كلمة الحرمين

رئیس التحریر کے قلم سے

دستک

ہماری گزارشات کسی غیر ضروری ہراسانی پیدا کرنے کیلئے نہیں ہیں لیکن ملت اسلامیہ پاکستان جن خطرات سے دوچار ہے، ان سے اغماض، خودکشی کے برابر ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ حکومت کو حالاتِ واقعی کا علم ہے یا نہیں اور اسے اپنے وجود اور وطن عزیز کو لاحق خطرات کا ادراک ہے یا نہیں؟ ہمارے نزدیک قیامت کی گھڑی سر پر کھڑی ہے اور حکومتی مشاغل میں لہو ولعب کا چلن ہے۔ عوام اپنی لوٹ کھسوٹ میں مست اور ارباب دانش فکری اور قلمی شوخیاں اور شیخیاں دکھا رہے ہیں عدلیہ کی جنگ جیتی جا چکی ہے۔ مشرف ملک میں آگ کے الاؤ دہکا کر چلا گیا۔ فوج اور پولیس پر پے در پے حملوں سے حکومتی رٹ روز بروز کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ امریکہ کے ڈرون حملے شدید سے اشد ہوتے جا رہے ہیں اور متاثرین کی نفرتیں قیامت بن کر ملک کے چپے چپے پر ٹوٹ رہی ہیں۔ آگ اور بارود کے جہنم میں انسانی خون اور اجسام ایندھن بن کر جل رہے ہیں۔

یہ سب کچھ کیوں ہے؟ ہمارے نزدیک ہماری اپنی شامت اعمال کا اثر ہے اگر مشرف کا کیا دھرا ہے تو وہ بھی ہمارے ہی اعمال بد کی صورت تھا۔ یہ اللہ کا غضب ہے۔ یہ اللہ کی ناراضگی ہے۔ یہ وقتِ توبہ ہے مگر توبہ کی جگہ دریائے معصیت کے شناور بیش از پیش جولانیاں دکھا رہے ہیں، رقص وسرود اور ناؤ نوش کے ننگے غول شاپنگ پلازوں میں آوارہ پھر رہے ہیں۔ ٹی وی کی سکرین پر عریانی کا راج ہے اور کوئی مسلمان کتنا ہی جدت پسند ہوان مظاہر حیا سوز سے منہ موڑ لیتا ہے۔ سچا مسلمان جو اس ملک کا وجود اور بقا اسلام اور اسلامی نظام حیات کے واسطے سمجھتا تھا، مایوس ہو کر حکومت وقت کی جگہ نفاذ اسلام کیلئے اپنی امید کہیں اور لگا بیٹھا ہے۔ یہ طرز عمل بڑا ہی خطرناک ہے ہم دہائی دیتے ہیں۔ حکومت اس لمحہ فکریہ کو سنبھالے۔ اب یہ نغمہ گانے کا وقت نہیں کہ اسلام امن وآشتی اور اعتدال کا دین ہے۔ بلکہ وقت کی نبض بتا رہی ہے کہ عوام اب اس سے اگلا قدم اٹھائے جانے کے منتظر ہیں۔ اگر یہ قدم حکومت وقت نے نہ اٹھایا تو ہم بغیر لگی لپٹی کے بتائے دیتے ہیں وقت ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔ یہ کسی کو دہشت گرد، انتہا پسند یا رجعت پسند کہنے کا وقت نہیں ہے۔ کسی کو مٹھی بھر کا طعنہ دینے کا نہیں۔ اسلام کو کسی برانڈ سے منسوب کرنے سے اب کام نہ چلے گا۔ اسے علماء یا اولیاء کی تبلیغ کا اثر کہنے سے مسئلہ حل نہ ہوگا۔ کسی کے ایجنڈے کو بزور بازو مسلط کرنے کی اجازت نہ دینے کا نہیں۔

لوگ اب اجازت نہیں مانگتے بلکہ خود مجاز بننے جا رہے ہیں۔ ہماری حکومت اور اس کی انتظامی مشینری، شاہ ایران کی حکومت جتنی باجبروت اور مضبوط نہیں ہے۔ یہ وقت ہے کہ حکومت سچے مسلمان کو مطمئن کرے اور کم از کم اتنی کاروائی ضرور کرے جس سے اس سچے مسلمان کی حکومت سے مایوسی کی کیفیت مبدّل بأمید ہو جائے اور کم از کم اتنا اہتمام ضرور کرے کہ عریانی اور فحاشی کے نہایت ہی مکروہ مناظر کا انسداد کرے۔ اس کیلئے پہلے قدم کے طور پر الیکٹرانک میڈیا کو وجودِ زن سے پاک کرے۔ عشقیہ اور مخرب اخلاق ڈرامے یکسر بند کر دے۔ اخبارات و رسائل میں عورتوں کی تصاویر چھاپنے پر پابندی عائد کرے اشیائے صرف کے اشتہارات سے عورتوں کو نکلوا دے۔ انتہائی مغرب زدہ مردوں، سازندوں، بھانڈوں اور گویوں پر پی ٹی وی کی سکرین ممنوع قرار دے ڈالے۔ غیر سرکاری، غیر ملکی اور نجی ٹی وی چینلز کو بھی اسی پالیسی کا پابند کرے۔ ہم اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو نیک صلاح دیتے ہیں کہ وہ جب گھروں سے باہر نکلیں تو اپنی زینت چھپا کر نکلیں۔ ہم جانتے ہیں پاکستان کی مسلم چھوڑ غیر مسلم خواتین بھی مشرقیت کا پیکر ہیں۔ وہ یہ اہتمام خود ہی کر لیں تو ان کے حق میں بہتر ہے۔ اسلام انہیں دائرۂ حیا کے اندر زیب و زینت کی اجازت دیتا ہے مگر اس کی نمائش حرام ہے۔ شاپنگ مال اور بیوٹی پارلرز کے شوقیہ وزٹ ترک کر دیں پھر اللہ خیر کرے گا۔

دوسرا قدم ان این جی اوز کا ہے جو غیر ملکی گرانٹس پر چلتی ہیں۔ یہ غیر ملکی پیسہ، غیر ملکی ایجنڈا پر خرچ کرتی ہیں۔ چند نمائشی فلاحی کام دکھا کر دراصل غیر ملکی مقاصد پورا کرتی ہیں۔ ان سب کی رجسٹریشن فی الفور ختم کر کے ان کے چلانے والوں اور والیوں سے حساب لیا جائے۔ ہمیں یقین ہے کہ حکومت ہماری گزارشات سنی ان سنی کر دے گی۔ اس لئے ہم علمائے اسلام سے عرض کرتے ہیں کہ وہ امت کی رہنمائی اور دستگیری کیلئے اسی طرح اٹھیں جس طرح مسلم ادوار کے خاتمہ کے بعد انگریزوں کی آمد پر اٹھے تھے۔ پاکستان کی تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی ملت اسلامیہ پاکستان پر کوئی وقت آن پڑا تو علمائے اسلام فوراً میدان عمل میں کود پڑے۔

اب وقت آ گیا ہے کہ تمام علمائے اسلام من حیث الجماعت اٹھ کھڑے ہوں اور اس یک نکاتی ایجنڈا کے ساتھ حکومت سے رابطہ کریں اور اس وقت تک نہ ٹلیں، نہ ہٹیں جب تک حکومت یہ تسلیم نہ کرے۔ حکومتوں کے اپنے کاروبار میں۔ معین قریشی آیا اور حکومت کر کے چلا گیا۔ شوکت در آمد ہوا، حکومت کر کے برآمد ہو گیا۔ مشرف آیا اور سب کچھ کو آگ لگا کر چلا گیا۔ چوہدری برادران آئے اور اب گوشہ گمنامی میں جا بیٹھے۔

یہ وقت کی پکار ہے۔ علماء اس پر لبیک کہیں۔ کوئی دستک دے رہا ہے۔ خدا جانے وہ آسمانی قہر کی ہے یا خونین انقلاب کی! یہ نہ ہو کہ دستک دینے والے دروازہ توڑ کر اندر آ جائیں۔ ملک میں جمہوری حکومت قائم ہے۔ اسے

بھانڈوں، میراثیوں، حسن فروش چہروں اور سازندوں کی ترجمانی کی جگہ جمہور اہل وطن کی آرزوئے اسلام کی تسکین کیلئے اب امریکی کلچر کا گند اٹھا کر باہر پھینک دینا چاہیے۔ یہ کام ابھی کرنے کا ہے اور اگر یہ نہ کیا گیا تو پھر اسے کوئی اور کرے گا حکومت سے مایوسی، ریاست سے محبت کو کم کر دیتی ہے۔ حکومت آگے بڑھے۔ حالات کے بدلے تیور پہچانے اور آئینی طور پر یہ کارِ خیر کر ڈالے۔ اولین قدم کے طور پر ٹی وی اور کیبلز کو حیا کے دائرہ میں لائے ہمارے معاشرے میں اسلامی اثرات بڑے توانا ہیں، انہیں غیر ملکی این جی اوز چلانے والوں اور والیوں نے مٹانے کی ٹھان رکھی ہے۔ امریکہ کو سافٹ چہرہ دکھا کر کوئی پیغام دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب وقت آ گیا ہے کہ اپنے عوام کے چہرے پڑھے جائیں اور ان کی تحریروں کو پڑھے جو ان پر ہویدا ہیں۔ یہ وقت ہے کہ میاں نواز شریف اپنی قوت بچا کر نہ رکھیں بلکہ اپنا وزن علماء کے پلڑے میں ڈالیں اور حکومت سے اس بے حیائی کا قلع قمع کرائیں جو جمہور اہل وطن کو حکومت سے مایوس کر رہی ہے۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ بے حیائی، بے پردگی اور فحاشی کے استیصال سے حکومت کو اکثریت کی تحسین و تائید حاصل ہوگی اور حکومت کی رٹ مضبوط ہوگی۔ اگر وہ اپنی رٹ کو اللہ کی رٹ کے تابع کر دے۔ آپ یہ کام کریں۔ صرف یہ کریں۔ پھر لوگ خود ہی نمازیں پڑھنے لگ جائیں گے۔ ہم زبردستی ڈاڑھیاں رکھوانے سے پہلے ہی ایسے ماحول کے قیام کا مطالبہ کرتے ہیں جس میں مسلمان خواتین کے چہرے حجاب اور مردوں کے چہرے ریش محمدیؐ سے خود ہی آراستہ ہو جائیں گے۔

ایم کیو ایم والے ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔ وہ بھی اسلام سے محبت رکھتے ہیں نماز پڑھتے اور ڈاڑھیاں رکھتے ہیں۔ ان کی مستورات بھی پردہ کرتی ہیں۔ ان کے اجداد کی ہجرت کے پیچھے اسلام سے محبت کا جذبہ ہی کارفرما تھا اور یہی وہ جذبہ ہے جو مہاجر قومی موومنٹ کے نام میں موجزن ہے۔ انہوں نے اسلام کے واسطے ہجرت کی تھی۔ جس اسلام کے واسطے انہوں نے ہجرت کو سینے سے لگایا تھا، آج اسی اسلام کے نفاذ کے ریگولیشن کی منظوری میں ان کی غیر حاضری ناقابل فہم ہے۔ اسلام کا کوئی برانڈ نہیں اور اگر کوئی ہے تو مکی اور مدنی ہے۔ یہ اسلامیانِ پاکستان کا دین ہے۔ یہ اللہ کی رسی ہے۔ اس کو مضبوطی سے پکڑنے میں، وہ اپنے ہاتھ، ہمارے ہاتھوں کے ساتھ شامل کریں۔ اب فائنل گول کرنے والوں میں وہ بھی شریک ہو جائیں۔ حالات کی دستک پر کان دھریں۔ وقت ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔ اسلام پاکستان کا حق ہے۔ صوبائی اور علاقائی حقوق کے علمبردار پہلے پاکستان کو اس کا حق دلائیں پھر اسلام ان کے صوبائی، علاقائی اور قومی حقوق دلائے گا۔ اگر انہوں نے اسلام کا حق ادا نہ کیا تو ان کے حقوق بھی انہیں نہ ملیں گے۔ وما علینا الا البلاغ